السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بی بی کو دو مہینے کے عرصے میں تین طلاق دے دیا، اس قصور پر کہ بی بی نماز نہیں پڑھتی ہے۔ اور اب بعد طلاق کے بی بی بہت عاجزی کرتی ہے کہ ہمارا قصور معاف کرو، ہم نماز پڑھتی ہیں اور میاں بھی چاہتا ہے کہ کوئی صورت اس کے پاس رہنے کی ہو تو ہم رکھتے۔ اس صورت میں حضور کے پاس سوال جاتا ہے اور پہلی طلاق سے آج تک دو مہینہ گزرا ہے ازروئے شریعت کے ارقام فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے اپنی عورت کو دو مہینے کے عرصہ میں تین طلاق دے دیا، اگر پہلی طلاق دے کر بلا رجعت دوسری طلاق دے دی، اسی طرح دوسری طلاق دے کر بلا رجعت تیسری طلاق دے دی، تو جب تک پہلی طلاق کی عدت نہ گزرے، رجعت کر سکتا ہے، یعنی طلاق کو واپس لے سکتا ہے اور جب طلاق کو واپس لے لے گا تو وہ عورت اس کی بی بی ہو جائے گی اور وہ اس بی بی کے ساتھ رہ سکتا ہے اور اگر عدت گزر گئی ہو تو اگر دونوں راضی ہوں تو پھر دونوں میں جدید نکاح ہو سکتا ہے۔ صحیح مسلم (1/477 چھاپہ دہلی) میں ہے:

"وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كان الطَّلَاقُ على عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ،

"راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اور عہد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا تھا،

جس عورت کو حیض آتا ہو، اس کی عدت تین حیض ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۲۲۸ ... سورة البقرة

"وہ عورتیں جنھیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں"

جس عورت کو حیض نہ آتا ہو، اس کی عدت تین مہینے ہیں اور جس عورت کو حمل ہو، اس کی عدت وضع حمل ہے۔

کتبہ: محمد عبد اللہ (مہر مدرسہ) صح الجواب، واللہ اعلم بالصواب

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ... ٤ ... سورة الطلاق

"اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنھیں حیض نہیں آیا" (کتبہ: محمد عبد اللہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 517

محدث فتویٰ